

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

# ”استغاثہ“

کا صحیح الاسناد احادیث سے ثبوت

بفیضانِ نظر

امام اہلسنت پاسبان ختم نبوت امام المناظرین شیخ القرآن والحديث جانشین فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا پروفیسر

محمد سعید احمد اسعد دام ظلہ و فیوضہ

ترتیب و تدوین

محمد جمیل رضا عطاری

0306-7048063

تحقیق و تخریج

غلام حسین نقشبندی

0300-7650062

مکتبہ سعیدیہ

جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد (پاکستان)

## نبی کریم ﷺ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال کیلئے ولی و کار ساز 1

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يَحْدُثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ.....

فَأَمَّهَلَ ثُمَّ أَمَّهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ : لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ أَوْغِدِ ادْعُوا إِلَى ابْنِي أَخِي. قَالَ ، فَجِئْتِي بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ ، فَقَالَ : ادْعُوا لِيَ الْخَلَّاقِ - فَجِئْتِي بِالْخَلَّاقِ فَخَلَقَ رُؤُوسَنَا ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُهُ عَمَّنَا أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَشَبِيهُهُ خَلْقِي وَخُلُقِي ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَشَالَهَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللَّهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ . قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ : فَجَاءَتْ أُمُّنَا فَذَكَرَتْ لَهُ يُتَمَنَّا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهُ ، فَقَالَ : الْعَيْلَةُ تَخَافِينَ عَلَيْهِمْ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جب سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی.... پھر تین (3) دن بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے عیال کے ہاں تشریف لے آئے پھر فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا میرے بھائی کے بیٹوں کو بلاؤ۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اس وقت ہم بہت چھوٹے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجام کو بلاؤ پھر حجام کو لایا گیا پھر اس نے ہمارے سر مونڈے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما تو ہمارے چچا ابوطالب کی طرح ہیں اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما صورت اور کردار میں میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اوپر کو اٹھا کر فرمایا: اے اللہ عز و جل اسے (یعنی عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کو) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کیلئے قائم مقام بنا اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ والے معاملے (یعنی تجارت) میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ یہ دعا کی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اسے بیان کر کے فرماتے ہیں! میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ بے کساں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے؟ حالانکہ میں ان کا ولی و کار ساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

مسند الامام احمد جلد 3 صفحہ 278-279 رقم الحديث 1750، مطبوعه: مؤسسة الرسالة، بيروت

شيخ الوهابيه شعيب الارناؤوط اس کے تحت کہتے ہیں!

اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشيخین عنیر الحسن بن سعد فمن رجال مسلم یہ سند امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اس کے راوی مضبوط ہیں بلکہ بخاری و مسلم کے راوی ہیں سوائے ”حسن بن سعد“ کے کیونکہ وہ صرف مسلم کے راوی ہیں۔ ایضاً

شيخ الوهابيه ناصر الدين الباني نے بھی اس حدیث کو ”صحیح“ قرار دیا!

صحیح سنن ابی داؤد جلد 2 صفحہ 543 رقم الحديث 4192 مطبوعه: مكتبة المعارف الرياض

قال عبد الله بن أحمد: حدثنا محمد بن أبي بكر المقدسي حدثنا أبو معشر البراء 2  
 حدثني صدقة بن طيسلة حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْمَازِنِيُّ وَالْحَيُّ بَعْدُ ، قَالَ  
 حَدَّثَنِي الْأَعَشِيُّ الْمَازِنِيُّ : قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ  
 يَامَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ !

حضرت اعشی مازنی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے بعض اقارب کی فریاد لے  
 کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی  
 ” اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے “

المسند للامام احمد جلد 11 صفحہ 101-100 ، رقم الحديث 6885 مطبوعه: دار المعارف بمصر

شيخ الوهايبه احمد شاكر كهتے هیں !  
 ” اسنادہ صحیح “

علامه هيثمي المتوفى 808 هجری كهتے هیں !  
 ” رواه عبدالله بن احمد ، ورجاله ثقات “

مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 432 رقم الحديث 7741 مطبوعه: دار الكتب العلمية بيروت

حسين سليم اسد كهتے هیں !  
 ” اسنادہ جيد “

مسند ابی یعلیٰ الموصلی جلد 12 صفحہ 289 رقم الحديث 6871 مطبوعه: دار المامون للتراث، دمشق

شيخ الوهايبه ارشاد الحق اثری كهتے هیں !  
 قال في المجمع..... ورجاله ثقات

مسند ابی یعلیٰ الموصلی جلد 6 صفحہ 230 رقم الحديث 6836 مطبوعه: دار القبلة جدة

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ (3) قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَسَرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ! أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا خد اگواہ ہے یا رسول اللہ ﷺ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا نہ ہم زکوٰۃ دیتے نہ ہم نماز پڑھتے

فَغَفِرَ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا تو بخش دیجئے ہم حضور ﷺ پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں

وَتَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَا قَيْنَا اور جب ہم دشمنوں سے لڑیں تو حضور ﷺ ہمیں ثابت قدم رکھیں

وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا اور ہم پر حضور ﷺ سکیں تاریں

إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا آج چلا چلا کروہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَسْتَغْنَيْنَا ہم حضور ﷺ کے فضل سے بے نیاز نہیں ہیں (الامن والعلی صفحہ 168 رقم الحدیث 92-93)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟

قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ - قَالَ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ - قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَوْلَا أَمْتَعْتَنَابِهِ

یہ اشعار سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی عامر بن اکوع - نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس پر رحمت کرے۔ حاضرین میں سے ایک

صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (عزوجل و علیہ السلام) (عامر پر شہادت) واجب ہوگئی حضور علیہ السلام نے ہمیں ان سے نفع کیوں

نہ لینے دیا؟ (مسلم 4553)

صحیح البخاری، صفحہ 1030 باب غزوہ خیبر رقم الحدیث 4196 مطبوعہ: دار ابن کثیر، دمشق

علامہ قسطلانی المتوفی 923 ہجری اس کی شرح میں فرماتے ہیں!

(فَاغْفِرْ فِدَاءَ لَكَ) الْمُخَاطَبُ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْ إِغْفِرْ لَنَا تَقْصِيرَنَا فِي حَقِّكَ وَنَصْرِكَ إِذَا لَا يَتَصَوَّرُ أَنْ يُقَالَ

مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ

ان اشعار میں مخاطب حضور ﷺ ہیں یعنی حضور ﷺ کے حقوق حضور ﷺ کی مدد میں جو قصور ہم سے ہوئے حضور ﷺ معاف فرمادیں

- حضور ﷺ کیلئے خطاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں (سیدی العکضرت مولانا الشاہ

احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آئمہ فرماتے ہیں کہ کسی پر فدا ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس پر اگر کوئی بلا یا تکلیف آئی ہو تو وہ اپنے

اوپر لی جائے اس کی محافظت میں اپنی جان دے دی جائے تو اللہ عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیونکر بنا سکتے ہیں) رہا یہ کہ ابتداء میں اللهم

ہے اس سے مقصود حضرت عزت جل جلالہ کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عز وجل سے عرض قرار پائے) بلکہ اس کے نام سے ابتدائے کلام ہے۔  
 قال القسطلانی : ( قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ ) وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يُخْصُهُ إِلَّا اسْتَشْهَدَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ 4  
 الْقَوْمِ هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ ( وَجَبَتْ ) لَهُ الشَّهَادَةُ بِدُعَائِكَ لَهُ ( يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا ) آيٌ  
 هَلَا ( اُمْتَعْتَنَابِهِ ) أَبْقَيْتَهُ لَنَا لَنَتَمَتَّعَ بِهِ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ عامر پر رحمت کرے کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تو وہ شہید ہو جاتا تھا۔

(حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا) یعنی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے (واجب ہوگئی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کیلئے شہادت واجب ہوگئی۔

(یا نبی اللہ عز وجل و ﷺ) آپ نے ہمیں ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا) یعنی حضور ﷺ انہیں ابھی زندہ رکھتے کہ ہم ان سے بہرہ مند ہوتے

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد 9 صفحہ 214-215 مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ ، بیروت

الامن والعلی صفحہ 136 تا 140 رقم الحدیث 92-93

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ نے جن الفاظ کے تحت، مسند امام احمد یا صحیح مسلم کا حوالہ دیا ہے ہمیں وہ الفاظ دونوں کتابوں میں نہیں مل سکے البتہ امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی تصریح کے مطابق ابن اسحاق کی روایت میں وہ الفاظ موجود ہیں یعنی کہ حضرت عامر بن اکوع یہ سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں۔

2: شعر سننانے کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا

3: وجبت کہنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے وغیرہ

السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 509 باب ذکر المسیر الیٰ خیبر، مطبوعہ: دار ابن حزم بیروت

اسی طرح مسند احمد میں ہے!

حدثنا یعقوب، حدثنا ابی، عن ابن اسحاق نحوه

مسند امام احمد بن حنبل جلد 24 صفحہ 323 رقم الحدیث 15556 مطبوعہ: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

اسی لئے علامہ ہیثمی کہتے ہیں :

رواہ احمد والطبرانی، وزاد : فقال رسول اللہ ﷺ یرحمک اللہ فقال عمر وجبت واللہ یا رسول اللہ

لو اُمْتَعْتَنَابَهُ فَقَتَلَ یَوْمَ خَیْبَرَ شَهِیداً وَرَجَالَہُمَا ثِقَاتَ

اسے احمد اور طبرانی دونوں نے روایت کیا دونوں کے رجال ثقہ ہیں

مجمع الزوائد جلد 6 صفحہ 157 رقم الحديث 10193، باب غزوة خيبر، مطبوعه: دارالكتب العلمية، بيروت  
قال ابن اسحاق : فحدثني محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي، عن ابي الهيثم ابن نصر بن دهر الاسلمى  
ان اباہ حدثہ انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول لعامر بن الاكوع فى مسيرة الى خيبر  
انزل بنا يا ابن الاكوع فاحدولنا من هنالك  
قال فاقترح يرتجز برسول اللہ ﷺ وهو يقول

**لولا رسول الله ما اهتدينا  
نحن ولا صمنا ولا صلينا  
انا اذا قوم بغوا علينا  
وان ارادوا فتنة ابينا  
فانزلن سكينه علينا  
وثبت الاقدام ان لاقينا**

الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم جلد 4 صفحہ 346 رقم الحديث 2380 رقم الراوى 732  
”نصر بن دهر الاسلمى رضى اللہ عنه“ مطبوعه: دارالزّاية الرياض

جامعہ محمد بن سعود کے شيخ الوہايہ کہتے هيں !  
قلت ومحمد بن اسحاق صرح بالسماع فى رواية احمد وابوالهيثم مقبول ورجالهما ثقات  
مسند احمد کی روایت میں محمد بن اسحاق کے سماع (حدثنا) کی صراحت موجود ہے اور ابو الہیثم مقبول ہے اور بقیہ رجال بھی ثقہ ہیں۔

الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم جلد 4 صفحہ 346 رقم الحديث 2380 رقم الراوى 732  
نصر بن دهر الاسلمى رضى اللہ عنه ، مطبوعه: دارالزّاية الرياض

(6) أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ،  
 قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ (يعنى عبدالله بن عمرو) قَالَ :  
 كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، ذَاتَ نَهْزْلَةٍ وَفَدُ هَوَازِنَ ..... فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 ..... فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ ، فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى  
 الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِسَائِنَا وَأَبْنَائِنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں !

جب وفد ہوازن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے اموال و اہل و عیال کہ  
 مسلمان مال غنیمت میں لائے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگے اور طالب احسان والا ہوئے۔ نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا اور یوں کہنا ہم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مؤمنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے باب میں  
 سنن النسائی ، باب هبة المشاع ، صفحہ 573 رقم الحديث 3688 مطبوعه: مكتبة المعارف الرياض  
 یہ نسخہ شیخ الوہابیہ البانی کی تحقیق سے شائع ہوا تھا اس حدیث کی تحقیق میں  
 البانی نے اس حدیث کو ”حسن“ قرار دیا ہے  
 الامن والعلیٰ صفحہ 165 رقم الحديث 125

عن محمد بن اسحاق حدثني عمرو بن شعيب  
 مسند امام احمد جلد 11 صفحہ 612 رقم الحديث 7037  
 بلفظه : اننا نستشفع

(7) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهُ أَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ: إِنَّ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ: ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ ﷺ!

إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

یا اللہ عزوجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت والے نبی ہیں (اُن) کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے رب عزوجل کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ (میری حاجت) پوری کر دی جائے۔ اے اللہ عزوجل نبی رحمت کی سفارش میرے حق میں قبول فرما

(حوالات بالفاظ اختلافات)

ابن ماجہ شریف صفحہ 100 رقم الحدیث 1385، ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 198 رقم الحدیث 3578 مستدرک مع تلخیص ذہبی جلد 1 صفحہ 526-519-313، مسند امام احمد جلد 4 صفحہ 138، عمل الیوم واللیلة از امام نسائی صفحہ 418، الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 473، صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 225، عمل الیوم واللیلة صفحہ 292 از امام سنی علامہ وحید الزماں نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی صفحہ 48 پر اس حدیث شریف کے متعلق یوں تبصرہ کیا: اخرجہ البیہقی باسناد متصل ورجالہ ثقات۔

ابن تیمیہ نے اس حدیث شریف کو ان الفاظ میں لکھا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنِّي أَتَوَسَّلُ بِكَ أَلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِيُقْضَى اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ فَهَذَا التَّوَسُّلُ بِهِ حَسَنٌ

(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 276)

**بحوالہ:** صحابہ کانعرہ یا رسول اللہ صفحہ 4 از امام المناظرین پاسبان ختم نبوت

شیخ القرآن والحديث حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب دامت برکاتہم العالیہ



حدثنا عبد الله بن صالح او غيره عن الليث بن سعد

(حدثني هشام بن سعد، عن زيد بن اسلم عن ابيه انه قال )

ان الناس بالمدينة اصابهم جهد شديد في خلافة عمر بن الخطاب في سنة الرمادة

فكتب الى عمرو بن العاص وهو بصر

من عبد الله عمرا امير المؤمنين الى العاص بن العاص :

سلام : اما بعد فلعمري يا عمرو ماتبالي اذا شبعنت انت ومن معك ان اهلك انا ومن معي ،

” فياغوثاة ثم ياغوثاة يردد قوله “

فكتب اليه عمرو بن العاص : لعبد الله عمرا امير المؤمنين من عمرو بن العاص اما بعد :

فيالبيك ثم يالبيك قد بعث اليك بعير اولها عندك وآ خرها عندى والسلام عليك ورحمة الله

فبعث اليه بعير عظيمة فكان اولها با لمدينة وآ خرها بمصر يتبع بعضها بعض ،

فلما قدمت على عمر وسع بها على الناس ودفع الى اهل كل بيت با لمدينة وما حولها بعيراً بما عليه من

الطعام

وبعث عبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام و سعد بن ابي وقاص يقسمونها على الناس ،

فدفعوا الى اهل كل بيت بعيراً بما عليه من الطعام ان يأكلوا الطعام وينحروا البعير فيأكلوا لحمه

وبأندموا شحمه ويحتزوا جلده وينتفعوا بالوعاء الذى كان فيه الطعام لما ارادوا من لحاف او غيره

فوسع الله بذلك على الناس

فلما راي ذلك عمر حمد الله

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ

میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا۔ یعنی ہلاکت و تباہی جان و مال کا سال۔ امیر المؤمنین کی طرف سے ابن عاص کے نام

سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک

والے ہلاک ہو جائیں اے فریاد کو پہنچاے فریاد کو پہنچ۔

اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا۔ حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندہ خدا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو عمر بن عاص

رضی اللہ عنہ کی طرف سے

بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اوّل حضور کے پاس

ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عز و جل کی رحمت اور برکتیں۔

(9)

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں سب پر اناج تھا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے وہ تمام اونٹ (حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر بن عوام، اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بھیج کر) تقسیم فرمادیئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت کھاؤ۔ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ۔ جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اس کا لحاف بناؤ۔ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ (لوگوں کی خوشحالی دیکھ کر اللہ عزوجل کی) حمد بجالائے۔

فتوح مصر و اخبارھا صفحہ 112 ذکر حفرة خلیج امیر المؤمنین، مطبوعہ: مؤسسة دار التعاون، القاہرہ  
للمؤرخ الكبير عبدالرحمن بن عبدالله بن حكيم القرشي المصري المتوفى 257 هجرى  
یہ حدیث۔ ”صحیح الاسناد“ ہے

الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یہی واقعہ ”ابن خزیمہ“ میں بھی ہے  
صحیح ابن خزیمہ جلد 4 صفحہ 68 رقم الحدیث 2367 مطبوعہ: المکتب الاسلامی بیروت  
ڈاکٹر اعظمی اس کی تحقیق میں کہتے ہیں :  
” اسنادہ حسن “

اسی طرح اختلاف کے ساتھ ”سنن بیہقی“ میں بھی ہے  
السنن الكبرى للبيهقي جلد 6 صفحہ 577 رقم الحدیث 13016 مطبوعہ: دارالکتب العلمیة بیروت  
حافظ حاکم کہتے ہیں :

**هذا حديث صحيح على شرط مسلم**

حافظ ذہبی کہتے ہیں : قال في التلخيص : على شرط مسلم

المستدرک علی الصحیحین جلد 1 صفحہ 563 اقم الحدیث 1471 مطبوعہ: دارالکتب العلمیة بیروت  
مکمل روایت ملاحظہ ہو !

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال جلد 12 صفحہ 614 رقم الحدیث 35906 مطبوعہ: مؤسسة الرسالة  
بیروت

الامن والعلی صفحہ 287 رقم الحدیث 189

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ (10) مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً فَضْلاً سِوَى خَلْقِهِ ، يَكْتُبُونَ وَرَقِ الشَّجَرِ فَإِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ عَرَجَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُنَادِ أَعِينُوا عَبْدَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک حفاظت کرنے والے فرشتوں کے علاوہ اللہ عزوجل کے کچھ اور فرشتے بھی ہیں جو درخت کا پتہ گرتا ہے وہ اسے لکھتے ہیں پس جب تم میں سے کسی کو سفر کے دوران کوئی پریشانی ہو تو یوں نداء لگاؤ اللہ عزوجل کے بندوں کی مدد کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے

المصنف لابن ابی شیبہ جلد 15 صفحہ 345 رقم الحدیث 30339 "كتاب الدعاء باب ما يدعوه الرجل اذا ضلت منه الضالة" مطبوعة: مؤسسة علوم القرآن دمشق

الْبَحْرُ الدَّخَارُ المعروف بمسند البرار جلد 11 صفحہ 181 رقم الحدیث 4922 مطبوعة: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة

مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 138-139 رقم الحدیث 17104 مطبوعة: دارالکتب العلمیة بیروت

الجامع لشعب الايمان للبيهقي جلد 1 صفحہ 325 رقم الحدیث 165 مطبوعة: مكتبة الرشد الرياض

تحفة الذاكرين للشوكاني صفحہ 202 مطبوعة: مؤسسة الكتب الثقافية بیروت

الفتوحات الربانية على الاذكار النواوية لابن علان جلد 5 صفحہ 151 مطبوعة: دار احیاء التراث العربی بیروت

الحرز الثمين للحصن الحصين للملا علی القاری جلد 2 صفحہ 936 مطبوعة: مكتبة الملك فهد الرياض

فرماتے ہیں کہ حج کا سفر درپیش تھا ہمارے ساتھ سواریاں اور مویشی بھی تھے پس میں حج کے دوران راستہ بھٹک گیا اور مویشی وغیرہ میرے پاس تھے تو میں نے کہا اے اللہ عزوجل کے بندو راستے کے متعلق میری رہنمائی کرو فرماتے ہیں میں کہتا رہا یہاں تک کہ میں مطلوبہ راستے پر آ گیا

الآداب الشریعة للفقہ المقدسی جلد 1 صفحہ 58-457 ” فصل فی ما یقول من انفلتت دابة “

مطبوعہ: مؤسسة الرسالة بیروت

### امام نووی کا تجربہ

فرماتے ہیں ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا جب ان کا جانور جو کہ میرے گمان کے مطابق خچر تھا ادھر ادھر ہو گیا اور وہ اس حدیث کو جانتے تھے، پس انہوں نے ایسا ہی کہا تو اللہ عزوجل نے اسے فوراً روک دیا اور ایک بار میں (نووی) ایک جماعت کے ساتھ تھا تو ہمارا ایک جانور چھٹ گیا لوگ عاجز آ گئے ہاتھ نہ لگائیں نے یہی کلمہ کہا تو فوراً رک گیا جس کا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا

الاذکار للامام النووی صفحہ 288 ” ما یقول اذا انفلتت دابة “ مطبوعہ: الدار المصریة القاہرہ

ملا علی قاری فرماتے ہیں: مشائخ کرام سے مروی ہے کہ یہ عمل تجربہ کیا ہوا ہے اور مراد کا ملنا اس کے ساتھ جڑا ہوا ہے

الحرز الثمین للحصن الحصین جلد 2 صفحہ 934 مطبوعہ: مکتبة الملك فهد الرياض

### شیخ الوہابیہ مولوی صدیق حسن بھوپالی کا تجربہ

لکھتے ہیں کہ اتفاقاً میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا میں ” قنوج “ سے ” بھوپال “ کے سفر میں تھا کہ میرا گھوڑا اچھوٹ گیا اسے بہت تلاش کیا لیکن وہ کسی کے ہتھے نہیں چڑا پھر میں نے یہ کلام پڑھا (یعنی اعینونی یا عباد اللہ) اور میں اسے ” حصن حصین “ کے سبب پہچانتا تھا تو پھر اللہ عزوجل نے فوراً میرا گھوڑا روک دیا اور میں نے اسے بغیر کسی اور حیلے کے حاصل کر لیا واللہ الحمد

### شیخ الوہابیہ مولوی صدیق حسن بھوپالی کا دوسرا تجربہ

ایک بار میں ” مرزا پور “ سے ” جبل پور “ جا رہا تھا کہ اچانک میری سواری ایک سیلاب میں پھنس گئی قریب تھا کہ میں سواری سمیت غرق ہو جاتا مجھے یہی حدیث یاد آ گئی تو میں نے یہی کہا (یعنی اعینونی یا عباد اللہ) اے اللہ کے بندو میری مدد کرو تو اللہ عزوجل نے مجھے غرق ہونے سے بچالیا

نزل الابرار صفحہ 335 ” ما یقول اذا انفلتت دابة “ مطبوعہ: دارالمعرفة بیروت